رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶

اخبار مقاصد

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرایض کو بجا لانیوالا اکیلا

ضابطہ

میعاد ... عہ
اخبار گرامی اخبار
فہرست میں لکھے
جو کچھ عنایت
گا

۱۹ سنہ ۶

مطابق ۷ - رمضان سنہ ۱۳۳۶ھ

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۹ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان | نمبر ۱۷

شذرات

الحمد للہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اچھی ہے چونکہ سخت گرمی حضور کی صحت کیلئے مضر تھی آپ معہ خدام ۲۲ - کو ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں۔ موسم گرما وہیں گذاریں گے۔

۱۷ - جون کے اخبار کی کاپیاں ۱۶ - جون کو مطبع میں دیگئی تھیں۔ مگر مطبع والوں نے کسی مجبوری کیوجہ سے تاخیر کردی آیندہ کیلئے وقت پر چھاپ دینے کا انہوں نے ہر طرح سے یقین دلایا ہے

ڈاکخانہ قادیان کے نئے سب پوسٹماسٹر بابو جگن ناتھ صاحب کا سلوک پبلک سے نہایت اچھا ہے محکمہ ڈاک کیلئے ایسے ہی متحمل مزاج کارکنوں کی ضرورت ہے مگر بابو صاحب ترقی پر دوسری جگہ تشریف لیجا رہے ہیں جو انکے لئے تو خوشی مگر ہمارے لئے رنج کا موجب ہے +

صفت کی نیک نامی علاقہ گڑھوال وغیرہ میں آجکل شدید قحط ہے مہاتما منشی رام حال شردھانند نے قحط زدہ علاقہ کی مدد کے لئے فنڈ کھولدیا ہے۔ کیونکہ اس علاقہ میں زیادہ تر آبادی ہندوؤں کی ہے۔ مسلمان آٹے میں نمک بھی نہیں ہیں۔ اسواسطے قدرتاً اس علاقہ کی ہمدردی کیلئے ہندوؤں کے مختلف فرقوں نے قحط سے گذرنے والے لوگوں کیلئے فنڈ کھولدیا ہے جسمیں ڈیڑھ لاکھ روپیہ آیا ہے۔ مگر ستیہ دھرم پرچارک جس کے مالک اور ایڈیٹر مہاتما منشی رام کے فرزند اکبر ہیں آپ ہندو جذبات کو اکسانے کے لئے ۱۸ - مئی کے ستیہ دھرم پرچارک میں لکھتے ہیں۔ کہ "وہاں کے لوگ کئی عیسائی پادریوں کے پنجے میں پھنس رہے ہیں۔ اور کئی مسلمان ہونیکو تیار ہیں۔ اسمیں تو کوئی شبہ نہیں کہ عیسائیوں کا مشن اس علاقہ میں کام کر رہا ہے اور اس موقع سے فائدہ اٹھانے کیلئے مشن کے دیہاں عیسائی دو لاکھ روپیہ چرچ نے اور بھیجا ہے مگر ستیہ دھرم پرچارک کا یہ لکھنا کہ کئی آدمی مسلمان ہونیکو تیار ہیں یہ از سرتا پا مسلمانوں پر بدظنی ہے۔ وہاں مسلمانوں کی آبادی ندارد اور دوسرے مسلمانوں میں یہ ہمت کہاں کہ وہ اس موقع پر کوئی عملی کام کرسکیں ہاں اسطرح لکھنے سے ستیہ دھرم پرچارک کا مطلب ضرور پورا ہو جائیگا۔ اور وہ اپنی ناظرین کے جذبات سے فائدہ اٹھا سکے گا۔

دوست
ازراہِ کرم اس اخبار کے صفحہ ۳ والے مضمون کو ضرور ملاحظہ فرماویں
منیجر

آگے چلکر یہی ہمعصر لکھتا ہے کہ (کیونکہ ہندی الفاظ عام دوست نہیں سمجھ سکتے اسلئے ہم اسکا اردو میں ترجمہ کر دیتے ہیں) اسوقت قحط زدہ علاقہ کو چار حصص میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ میں سوامی شردھانند دوسرے میں مہاتما ہنسراج تیسرے میں لالہ جوتی سروپ اور چوتھے میں ایک اور صاحب۔ اور یہ نہایت ہی اچھا ہوا کہ تقسیم کام کی وجہ سے ہم اپنے فرائض کو بہ حسن وجوہ پورا کرسکیں گے۔ اور یہ سمجھنا کہ اسطرح کوئی متضاد نتیجہ پیدا ہوگا سراسر غلطی ہے۔ ہمیں ایک ہمعصر میں مہاتما ہنسراج کی اپیل پر بے فائدہ نکتہ چینی دیکھ کر بہت دکھ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس ہمعصر کو قحط زدہ علاقے کا حال معلوم نہیں ہے۔ ورنہ وہ مہاتما ہنسراج کی اپیل پر ایسا حقارت آمیز نوٹ لکھنے کی تکلیف گوارا نہ کرتا۔ کیا مغز ہمعصر پر کاش بتلائیگا۔ کہ ایسا کرنا عاقبت اندیشی ہمعصر ہے جس کی طرف ستیہ دھرم پرچارک کے ایڈیٹر کا اشارہ ہے۔

شیطان کی ہستی اور ستیہ دھرم پرچارک آریہ لوگ عموماً مسلمانوں پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسلمان شیطان کا وجود مانتے ہیں اور

شیخ محمد نصیب کے اہتمام سے قادیان میگزین پریس میں چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے شائع ہوا +

خصوصاً مسافر آگرہ نے تو ایسے اعتراضوں کا ٹھیکہ ہی لے رکھا ہے۔ مگر انسانی فطرت حقیقت الامر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ستیہ دھرم پرچارک ۱۸ مئی کے اشو میں لکھتا ہے کہ جب دو آدمی لڑتے ہوں تو شیطان ان کے ہاتھوں میں کھجلی کر دیتا ہے تاکہ وہ دونوں کھجلی مٹانے کے لئے آپس میں لڑ پڑیں۔ کبھی مہاشہ اس کام میں شیطان کا ہاتھ بٹانے کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں کنیا گرو کل بن رہا ہے اور بغیر کسی رکاوٹ کے بن رہا ہے مگر بعض لوگوں کو اسطرح امن سے کام ختم ہونا منظور نہیں انہوں نے کنیا گرو کل اور کنیا مہاودیالہ جالندھر کے درمیان کھٹا پٹی پیدا کرنیکے لئے ابھی سے لکھنا شروع کر دیا ہے۔

کیا مہاشہ آریہ گزٹ بتلائیگا کہ ستیہ دھرم کی سرکار سے شیطان کی پدوی کسکو دی گئی ہے۔ اور مسافر آگرہ کو مسلمانوں کے منہ آنے سے پہلے اپنے بزرگ بھائی ستیہ دھرم پرچارک سے شیطان کی ہستی پر سوال کرنا چاہیئے یہ شیطان کے وجود کا ایسا ہی قائل ہے۔ جیسا کہ مسلمان خیر شکر ہے ستیہ دھرم پرچارک کسی امر میں تو مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

بات بات پر ہندو مسلمانوں کا سوال

گورنمنٹ عالیہ نے بغداد کی کمشنری پر ایک ہندو کو متعین فرمایا ہے۔ گورنمنٹ اپنی مصلحتوں کو خوب سمجھتی ہے۔ مگر ستیہ دھرم پرچارک کا اپنے ۱۸ مئی کے اشو میں یہ لکھنا کہ "بغداد کا ایک ہندو شاسک" یعنی بغداد کا ایک ہندو حاکم۔ ہم ہمعصر ستیہ دھرم پرچارک ہمدردی سے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ بات بات پر ہندو مسلمانوں کی تفریق کو لے بیٹھنا یہ بہت ہی نامناسب قابت اندیشی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر آپ "بغداد کا ایک ہندو شاسک" کی بجائے "بغداد کا ایک ہندوستانی شاسک" لکھتے۔ امید کہ ہمارا ہمعصر آئندہ کیلئے احتیاط کریگا۔

تعدد ازدواج اور ستیہ دھرم پرچارک

۱۸ مئی کے اشو کے صفحہ پر لدھیانہ سے ایک خاتون پاربتی دیوی نامی ایک ہندو دیوی

مسمار لیڈیز کانفرنس میں تعدد ازدواج کے متعلق لکھتی ہیں کہ قرآن کا صاف حکم چار بیویاں کرنیکا ہے پر تو ہمارا وچار (غور) اس عدل شبد (لفظ) کی سائنس پر ہے عدل شبد کے ارتھ (مطلب) نیائے کے ہیں۔ ایک پرکھ (آدمی) ایک سے ادک (زیادہ) بیویاں کر کے عدل کس پکار (طرح) کر سکتا ہے۔ یدی مسلمان بھراتا یہ سمجھا دیں تو ہم مسلم دیویوں کے سر پر گیا پتر (عہد نامہ) کو جھوٹا قرار دے سکتے ہیں۔"

"ہمارا ذاتی تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ مسلمانی محلوں پر یدی (اگر) کوئی جرم ہے تو وہ ادک (زیادہ) دواہ (شادی) کا ہے۔ کیونکہ ایک دیوی سے ادک (زیادہ) کیساتھ عدل نہیں ہو سکتا۔ اسواسطے قرآن کی یہ حد جو عدل کی لگی ہوئی ہے۔ وہ دو تیو (دوسرے) دواہ کو روک رہی ہے۔ اس عدل شبد کی بنیاد پر ہماری مسلم دیویونکا دیتو (دوسرے) دواہ کے برخلاف شکایت بالکل ٹھیک ہے۔ اور قرآن شریف کی آگیا کے انوکول ہے۔"

خاتون مکرمہ کا یہ لکھنا ہے کہ ایک آدمی ایک سے زیادہ بیویاں کر کے عدل کسطرح کر سکتا ہے؟ ہمارے خیال میں انسان میں یہ طاقت ہے کہ وہ ایک سے زیادہ شادیاں کر کے انصاف اور عدل کو قائم رکھ سکے اور اگر کوئی کمزور شخص انصاف نہیں کر سکتا۔ تو اس کے لئے ایک سے زیادہ کا حکم نہیں ہے۔ باقی معزز خاتون کا یہ فرمانا کہ ہمارا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ ایک دیوی سے زیادہ کے ساتھ انصاف نہیں ہو سکتا۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اس ذاتی تجربہ سے مکرمہ خاتون کی مراد کیا ہے۔ ہاں اگر خاتون موصوفہ خود یا ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک اس ذاتی تجربہ کی وضاحت فرما دیں تو پھر ہم کچھ ذاتی تجربہ کے حسن و قبح پر بحث کر سکتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

برہما میں مسلمانوں کی تعداد

مسافر آگرہ لکھتا ہے۔ "۱۸۹۱ء میں سارے برہم دیش میں مسلمانوں کی کل تعداد ۲۵۲۰۳۶ اور ۱۹۱۱ء میں یعنی بیس سال کے اندر اندر یہ تعداد تقریباً دوگنی ہو گئی۔ یعنی ۴۲۰۷۰۷ تک پہنچ گئی۔ ایسی حالت میں برہمی جاتی دنیا میں کتنے دن قائم رہ سکتی ہے اس کا اندازہ ہر آریہ ذاتی کا بچہ اپنے لئے آپ لگا سکتا ہے۔" آریہ مسافر کے اس افسوس پر ہمیں بھی ہمدردی ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ مسافر آگرہ کا ایڈیٹر روز روز ہمیں ایسی باتیں بتلاتا رہے۔ جس سے ہماری ہمدردی کا دائرہ مسافر آگرہ سے زیادہ وسیع اور وسیع ہوتا جائے۔

آہ۔ رائے بہادر سردار سادھو سنگھ

ہمیں یہ خبر پڑھ کر از حد افسوس ہوا کہ سکھ قوم سے ایک خلوص قلب اور صدق نیت سے کام کرنیوالا بزرگ جنکا نام نامی سردار سادھو سنگھ تھا ۱۰ مئی کو اس جہان سے چل بسا۔ سردار سادھو سنگھ سادگی کا قابل قدر نمونہ اور سکھ دھرم کی اشاعت کیلئے ان کا روم روم درد سے بھرا ہوا تھا۔ جن دنوں خاکسار ایڈیٹر نور شرف باسلام ہوا ان دنوں مکرم سردار سادھو سنگھ صاحب کوئٹہ میں افسر جنگلات تھے۔ جب آپ کو خاکسار کے مسلمان ہونے کی خبر ہوئی تو آپ کو سنکر بہت رنج ہوا۔ سردار صاحب مکرم نے مجھے اپنے پاس بلایا۔ اور تقریباً تین ماہ تک میں سردار صاحب کا مہمان رہا۔ سردار صاحب پہلے مجھے کھانا کھلاتے اور پھر آپ کھاتے مجھے کرسی پر بٹھلاتے اور آپ زمین پر بیٹھتے آپ کا منشا تھا کہ خاکسار ایڈیٹر نور کی زیر ایڈیٹری سکھ صاحبان میں ایک اخبار جاری ہو۔ سردار صاحب نے اسمیں معقول مدد دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ یہ ان دنوں کا واقعہ تھا۔ جبکہ سکھ صاحبان میں کوئی بھی اردو اخبار نہیں تھا۔ اور سکھ پبلک ایک اردو اخبار کی سخت ضرورت محسوس کر رہی تھی۔ غرضیکہ اسوقت جو بھی سکھ صاحبان میں اردو اخبار جاری کرتا اسے ہر طرح سے وارے نیارے ہونیکی امید تھی۔ مگر جب حق ہم پر خدا نے کھولدیا۔ تو ہم نے ہزاروں کی آمدن کو چھوڑ کر حق پر قائم رہنے کیلئے صرف پندرہ روپیہ ماہوار کی ملازمت کو ترجیح دی۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔

ہمیں سردار صاحب کی موت پر از حد افسوس ہے۔ اور جسوقت انکی سادگی سکھ مذہب پر ان کا اخلاص اور عقیدت اور بے ریا قومی خدمت کا پہلو سامنے آتا ہے تو اندوہگیں دل سے سرد آہ نکلتی ہے۔

غیر مسلم احباب اور تعلیم نسوان

دیو سماج ایک نہایت ہی چھوٹی سی سوسائٹی ہے۔ مگر تعلیم نسوان میں یہ سوسائٹی ہندوستان کی بڑی بڑی جماعتوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ ایک لڑکیوں کا ہائی سکول ہے۔ جس کے نتائج ہمیشہ تسلی بخش رہتے ہیں حال ہی میں اس سوسائٹی کے ایک ممبر پنڈت دینا ناتھ باجی کی لڑکی نے پچھلے سال بی۔ اے اور اس سال بی ٹی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ مگر ہم لوگ جنہیں ہر نیکی میں دنیا کے لئے ایک نمونہ ہونا چاہیئے تھا۔ تعلیم نسوان کی طرف ہم نے قطعاً توجہ نہیں کی صرف ایک برائے نام پرائمری سکول ہے۔ اور اسکی قابل رحم حالت کسی واقف کار سے پوشیدہ نہیں سکرٹری صدر انجمن احمدیہ اور دیگر ذمہ دار احباب کئی دفعہ مقامی گرلز سکول کو بہتر بنانیکے لئے زبانی ذکر کر چکے ہیں۔ مگر وہ گھڑی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

میں چلا

ابھی وقت ہے بچانا ہے تو بچا لو

اکتوبر ۱۹۰۹ء میں جبکہ آریہ سماج کا ہر طرف زور تھا۔ کوئی شہر اور گاؤں ایسا نہیں تھا جہاں آریہ سماج کی شدھی کا زور شور نہیں تھا۔ اگر اسوقت کے آپ آریہ سماج کے اخبارات پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ان دنوں آریہ سماج کا کام کسقدر اوج پر تھا۔ اور مسلمان آریہ سماج سے کس قدر سہمے ہوئے تھے اور اسوقت آریہ سماج کے مقابلہ میں مسلمانوں کا محض دفاعی اور اپنے بچاؤ پر ہی زور تھا۔ ایسے پُر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے "نور" کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اور قدرت پکار پکار کر کہہ رہی تھی۔ کہ اسوقت "نور" کی ضرورت ہے۔ جو مخالفین اسلام کو خیرہ چشم کرے۔ عین اس ضرورت کے وقت "نور" کا ظہور ہوا۔ اور بفضل ایزدی خاکسار ایڈیٹر نور نے مباحثات کی رو کو بالکل بدل دیا۔ جہاں پہلے بیچارے مسلمانوں کا محض اپنے بچاؤ پر ہی زور ہوا کرتا تھا۔ وہاں ایڈیٹر نور نے دفاعی یا مخالف کے گھر کی حقیقت کھولنی بھی شروع کر دی اور مخالفین کو اپنے گھروں کی حفاظت کی پڑ گئی۔ یہ ایک امر واقع ہے جو روز روشن کیطرح ظاہر ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے بارہا اپنے درسوں میں فرمایا کہ آریوں اور سکھوں میں کام کرنے کے لئے ہمیں ایک ہی آدمی محمد یوسف ملا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے صحیفہ مبارک میں پُر زور سفارش فرمائی۔ کہ ہر ایک مسلمان کو اس اخبار کی اعانت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ اٹھا رکھنا چاہیئے۔ سکھوں اور عیسائیوں وغیرہ نے آریہ سماج کے متعلق اخبار نور کے مضامین کو بصد شوق و فخر اپنے اخبارات میں لیا۔ اور لیڈنگ کالمز میں جگہ دی۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم واقعات اور کارہائے نمایاں کے لحاظ سے نور ہمیشہ کامیاب اور بامراد رہا۔ مگر افسوس کہ ناظرین نے شروع سے ہی نور کی اعانت اور ہمدردی کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ مجھے ہمیشہ اپیلیں کرتے کرتے قلم ہی گھسانا پڑا۔ اور اب بھی خیال ہے کہ ایسے ناظرین کے سامنے جنہوں نے کبھی اپنے فرض کو نہیں پہچانا۔ اپیل وغیرہ کرنی جنگل میں رونا ہے۔ بیچارے نور کی اشاعت کبھی بھی بدرجہ اطمینان کو نہیں پہنچی۔ مگر آجکل جس تیزی سے نور کی اشاعت گر رہی ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ جس تیزی سے کاغذ اور دیگر سامان طبع گراں ہو رہا ہے۔ جب میں ان حالات کو سامنے لاتا ہوں۔ تو میں ماتھا پکڑ کر رہ جاتا ہوں۔ پہلے جو کاغذ ۳ روپے رم آتا تھا۔ آجکل ۸ روپے کو دستیاب ہونا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ گویا یہی نہیں کہ کاغذ گراں ہو رہا ہے۔ بلکہ نایاب ہو رہا ہے۔ جن دنوں کاغذ سستا تھا۔ ان دنوں تو پھر بھی نور کی اشاعت کچھ تھی۔ مگر آج کل تو اشاعت اسقدر کم ہے کہ مجھے ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ مگر اس لئے کہ دوست میری مشکلات کا اندازہ لگا سکیں۔ اجمل جبکہ کاغذ شدید گراں ہو رہا ہے۔ نور کی اشاعت صرف چار سو پر آ رہی ہے۔ اور پھر چار سو کو بھی قیام نہیں۔ یہ بھی دن بدن کم ہو رہی ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر اور پھر ناظرین کرام کی سرد مہری کو مدنظر رکھکر جنہوں نے کبھی بھی نور کی اعانت کو ضروری نہیں سمجھا۔ نئے خریدار پیدا کرنے یا خاص اعانت کا سوال تو الگ رہا جنہوں نے کبھی نور کی قیمت کے وی پی بھی سید ہے منہ وصول نہ کئے چنانچہ گذشتہ مہینہ دو سو وی پیوں میں صرف ۷۷ وصول اور باقی ۱۲۳ واپس یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ روپیہ میں سے روپیہ کر صرف ۴۰ روپے وصول ہوئے۔ اور اشاعت صرف چار صد اور اسپر یہ ستم حالانکہ وہ اخبارات جن کے مقابلہ میں نور کا اجرا ہوا۔ اور نور کے دندان شکن جوابات سے مخالفین اخبارات نے عاجز آکر اپنے ہتھیار رکھ دیئے انہیں میں سے ایک آریہ اخبار نے پچھلے سال ہزاروں کی تعداد میں وی۔ پی کئے جن میں سے صرف نو یا دس وی پی واپس آئے باقی سب وصول۔ دوسری طرف چار سے مہربان جنکا مانو ہی دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ دو صد میں سے ۱۲۳ وی۔ پی واپس آجاتے ہیں اور صرف ۷۷ وصول ہوتے ہیں۔

اور خصوصاً آجکل تو شدید گرانی کاغذ کی وجہ سے لاکھوں کی اشاعت رکھنے والے اخبارات نے بھی نہ صرف اپنے حجم ہی کم کر دیئے بلکہ قیمتوں میں بھی دوگنا اضافہ کر دیا۔ اور (اخبارات کے خریداروں نے بلا مبالغہ اس نازک وقت میں اپنے اخبارات سے لاکھوں اور ہزاروں کی اعانتیں کیں۔ مگر دوسری طرف اوّل نور کی اشاعت ہی صرف چار سو اور پھر اسمیں بھی ۱۰۰ میں سے ۷۰ واپس آجائیں اور ۳۰ وصول ہوں اور وہ لوگ جو سید ہے منہ وی۔ پی بھی وصول نہ کریں ان سے توسیع اشاعت یا کسی خاص اعانت کا خیال ہی کیسے آسکتا ہے آخر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اخبار کو بند کر دیا جائے۔ چنانچہ میں نے اخبار کی مشکلات اور اس کے بند کر دینے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا تو حضور نے یہ تحریر فرمایا کہ

السلام علیکم

میں انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کرونگا اور اخبار کے لئے تحریک بھی کرونگا آپ ہمت نہ ہاریں

خاکسار مرزا محمود احمد

السلام علیکم

میں انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کرونگا اور اخبار کے لئے تحریک بھی کرونگا آپ ہمت نہ ہاریں

خاکسار مرزا محمود احمد

KHILAFAT LIBRARY

مگر اس کے بعد حضور کی طبیعت علیل ہو گئی۔ اور علالت طبع میں میں نے حضور کو اخبار کے متعلق تحریک کرنے کے لئے یاد دلانا مناسب نہ سمجھا اور اس معاملہ کو حضور کی صحت پر اٹھا رکھا۔ دعا اور درد دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت اقدس کو بہت جلد سے جلد صحت عطا فرما دیں۔ مگر میں حیران ہوں کہ ناظرین "نور" کے ساتھ کیوں ایسا ستم کیش سلوک کرتے رہے۔ کس خطا کی پاداش میں یہ سزا کہا جائیگا کہ نور وقت پر کم شائع ہوتا ہے۔ اور یہی بڑے سے بڑا الزام ہے جو ناظرین مجھ پر لگا سکتے ہیں۔ ورنہ مضامین کے لئے تو اپنے اور بیگانے بفضل خدا یکساں معترف ہیں اور سب اس امر کو مانتے ہیں۔ کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کرنے والا "نور" صرف اکیلا ہی اخبار ہے باقی ناظرین کا یہ الزام کہ "نور" وقت پر کم شائع ہوتا ہے۔ کیا میں گھر میں آرام سے بیٹھا رہتا ہوں۔ جان بوجھ کر ناظرین کو پرچہ وقت پر نہیں پہنچاتا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ مجھے مہینہ میں تقریباً پندرہ روز حضرت صاحب کے حکم سے باہر تبلیغ پر رہنا پڑتا ہے۔ جب کبھی حکم ہوا۔ نہ سردی دیکھی نہ گرمی۔ نہ دن کا لحاظ نہ رات کا پاس۔ پس جس وقت بھی حکم پہنچا حالت میں ہوا۔ فوراً طیار ہو گیا۔ اور میں اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے اسوقت بھی حضرت صاحب کے حکم کو بخوشی بجا لانیکی توفیق عطا فرمائی جبکہ میرے نہایت ہی ننھے ننھے بچوں کے سر سے انکی والدہ کا سایۂ رحمت اٹھ چکا تھا۔ اور سوائے میرے میرے بچوں کو کوئی بلانے والا بھی نہ تھا۔ ہر ایک بال بچے والا بچوں کے دکھ کا بہترین اندازہ لگا سکتا ہے۔ اور پھر خصوصاً اس حالت میں جب کہ وہ دو چار چار سال کے بچوں کے سروں سے والدہ مکرمہ کا سایۂ عاطفت جدا ہو چکا ہو۔ ان بچوں کی تکلیف کا کچھ نہ پوچھیے۔ ان کی فلک دوز آہیں گھر میں ہوش ہنگاف کر دیتی ہیں۔ ایسی حالت میں بھی جب مجھے باہر تبلیغ پر جانیکا حکم ملا تو بچوں کو خدا کے ہی سپرد کر کے میں تبلیغ کے لئے باہر جانیکے واسطے طیار ہو گیا اور خدا کے فضل سے کبھی اشارۃً اور کنایۃً بھی انکار نہ کیا۔ اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہی تھا جس نے مجھے اس نازک حالت میں بھی تبلیغ کی توفیق دی۔ خیر مطلب یہ کہ کبھی عمداً ایک منٹ کیلئے بھی پرچہ لیٹ نہیں کیا گیا۔ اشد دقتوں اور مجبوریوں کی وجہ سے وہ آدمی جسے مہینہ میں پندرہ روز باہر تبلیغ پر رہنا پڑے اس کے لئے وہ گرمی وہ سردی اور عسر و یسر کی پرواہ نہ کرے۔ اس کی مشکلات کا اندازہ آپ بخوبی لگا سکتے ہیں۔ مگر کیا اس کا معاوضہ یہی ہونا چاہیے۔ جو ناظرین کی طرف سے مجھے مل رہا ہے یعنی اعانت اور توسیع اشاعت کا سوال تو الگ رہا۔ وی۔ پی بھی سینکڑے منہ سے وصول نہیں۔ اور سینکڑے سترہ واپس آجائیں۔

کیا دوسری قومیں اپنے مجاہد پرچوں کے ساتھ یہی سلوک کرتی ہیں۔ آہ میرا دل بھی آپ کے ان سلوکوں کو کیا یاد کرتا ہوگا ؎

جگہ کس کس کو دوں دلمیں تیرے ہاتھوں سے اے قاتل
کٹاری کو؟ چھری کو؟ بانک کو؟ خنجر کو؟ پیکان کو

میں اس امر سے انکار نہیں کرتا۔ کہ میرا گذارہ صرف اخبار پر ہی ہے۔ شائد ممکن ہے کہ بعض دوستوں کی یہ غلط فہمی ہو۔ کہ ایڈیٹر "نور" جو مہینہ میں پندرہ دن باہر تبلیغ پر رہتا ہے۔ ضرور انجمن سے کچھ معاوضہ لیتا ہوگا۔ اسلئے ہمیں اخبار کی اعانت کرنیکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی دوست کے دل میں یہ خیال ہو۔ کہ محمد یوسف انجمن سے کوئی معاوضہ لیتا ہے۔ تو آج سے وہ اس خیال کو دل سے نکال دے۔ میں نے کبھی خدا کے فضل سے ایک کوڑی تک بھی انجمن سے معاوضہ نہیں لی۔ جو کچھ کرتا ہوں محض خدا کے لئے اور حضرت صاحب کے حکم سے۔ میرا اچھا بُرا گذارہ اخبار ہی پر رہا ہے۔ مگر افسوس کہ دوستوں نے کبھی اس مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا ضروری نہ سمجھا۔ بلکہ ہمیشہ وی۔ پی۔ واپس کر کے میرے فکر اور غم کو بڑھاتے رہے۔ اور اب اس قحط سالی میں تو ۴۰۰ تعداد کا اخبار اپنا خرچ بھی پورا نہیں کر سکتا۔ لاکھوں کی اشاعت رکھنے والے اخبارات کی ہستی کے لالے پڑ رہے ہیں۔ تو خدارا غور کرو۔ کہ نور جس کی اشاعت صرف ۴۰۰ ہے۔ اور آپ لوگوں کی مہربانی سے ۱۰۰ میں سے ۷۰ وی۔ پی واپس آجائیں اور ۳۰ وصول ہوں میرے ساتھ یہ ستم کیش سلوک کس پاداش میں۔ اے قوم خدا کے لئے تو اپنے دلمیں سوچ کیا تیری شان نہیں نہیں تیری غیرت گوارہ کرتی ہے کہ "نور" جیسا مجاہد پرچہ محض تیری لاپرواہی سے اسطرح دم توڑے۔ اور اس کے ایڈیٹر کو بے فکری کی روٹی بھی نصیب نہ ہو۔ خدارا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو کیا میں اسی سلوک کا مستحق تھا۔ جو آپ نے میرے لئے تجویز کیا اے قوم تو ایک مجاہد کے ساتھ اس آٹھ آٹھ آنسو رلانے والے سلوک کا خدا کے حضور کیا جواب دیگی۔ آہ ؎

پاس نموس شما درس بسے ستم داد است
خموش کن گوش کہ خاموشیٔ من فریاد است

آہ آریوں کی دس سالہ سر توڑ مخالفت بھی نور کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ سکھ جان کی لگاتار چوٹیں بھی محض ناکارہ ثابت ہوئیں بلکہ مخالفین کی ہر چوٹ اور ٹھوکر نور کے استقلال کو دن دونا اور رات چوگنا مضبوط بنا گئی۔ مگر ہاں دوستوں کی سرد مہری اور میرے گذری ہوئی لاپرواہی نے میری کمر توڑ دی اور مخالفین کے گھر میں گھی کے چراغ جلنے لگے ؎

دوستوں سے اسقدر صدمے اٹھائے جان پر
اب تو دشمن کی عداوت کا گلہ جاتا رہا

میں صاف صاف عرض کئے دیتا ہوں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کرنیوالا اکیلا اور اکیلا اخبار نور زندہ رہے۔ سکھوں کے متعلق جس کے مضامین کو فخریہ آریوں نے اپنی اخبارات میں لیا۔ اور آریوں کے متعلق مضامین کو سکھ صاحبان نے بصد شوق اپنے لیڈنگ کالمز میں جگہ دی۔ ایسا بینظیر اور مجاہد پرچہ جس کے اپنے بیگانے یکساں معترف ہوں۔ وہ بے نظیر پرچہ کہ جس نے بفضل ایزدی اپنے معرکۃ الآرا مضامین سے آریوں میں مباحثات کی رو کو بدل دیا۔ اور بجائے حملات کے انہیں اپنے گھر کی فکر ڈالدی۔ اور جس کے زبردست مضامین سے خدا کے فضل سے سکھ صاحبان مسلمانوں سے دوستی کا دم بھرنے لگے اور جس پرچہ کے بینظیر مضامین نے صدیوں کی آزردگی اور کشیدگی اور

تنفر اور غلط فہمیوں کو دور کر کے سکھوں اور مسلمانوں میں از سر نو دوستانہ تعلقات پیدا کر دیئے۔ اگر آپ ایسے مجاہد اور بے ریا قومی خادم کی اعانت کرنا چاہتے ہیں۔ تو بس یہی وقت ہے۔ اس سے نازک اور کوئی وقت نہیں آئیگا۔ اسوقت کم از کم جیسا کہ حضرت قبلہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے تحریک کی ہے۔ کہ کم از کم فی الفور پچاس ایسے دوست ہو جانے چاہئیں جو کم از کم ہر ایک عشر روپیہ نور کی مالی مشکلات میں اعانت کرے۔ ایک قبلہ میر حامد شاہ صاحب اور دوم حکیم محمد قاسم صاحب سکرٹری لالہ موسے ان دو بزرگوں نے تو اس آڑے وقت میں دس دس روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا جو غالباً پانچ دس روز تک انشاء اللہ پہنچ بھی جائیگی۔ باقی ۴۸ خیر خواہوں کی ضرورت ہے۔ انہیں بہت جلد آگے بڑھنا چاہیئے اب سستی کا وقت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کم از کم پچاس ایسے ہمدرد بہادر پیدا ہو جائیں۔ جو اس نازک وقت میں کم از کم ہر ایک دس دس خریدار نور کے پیدا کر دے۔ اگر کوئی دس خریدار پیدا نہیں کر سکتا تو زیادہ سے زیادہ جسقدر بھی کوئی دوست اسوقت خریدار پیدا کر سکتا ہے۔ اس سے دریغ نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر فی الفور کیونکہ یہ سستی کا وقت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اپنی گرہ سے قیمت ادا کر کے سکھوں اور آریوں کے نام اخبار جاری کروا دیں۔ اور نور بک ڈپو سے کتابیں خرید لیں۔ غرضیکہ جسطرح اور جسقدر بھی دوست اس آڑے وقت میں اعانت کر سکتے ہیں۔ کریں مگر فی الفور اب سستی کا وقت نہیں ہے۔ مکرم معظم شیخ ہاشم علی صاحب کو تو یاد دلانے کی بھی ضرورت نہیں۔ وہ تو ہر وقت تن من دھن سے آمادہ ہیں۔

اگر دوست ہمت کریں تو صرف یہی نہیں کہ نور موجودہ مشکلات سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ اس قابل بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ایسا آدمی رکھ لیا جاوے۔ جو میرے باہر تبلیغ پر جانے کی عدم موجودگی میں اخبار دوستوں کو وقت پر پہنچا سکے۔ افریقہ میں بھی جو دوست زبردستی خریدار بنائے ہوئے ہیں۔ بابو عبدالرحمن صاحب ہیڈ کلرک ممباسہ کی طرف کئی سالوں کی قیمت واجب الوصول ہے۔ غرضیکہ افریقہ کے دو چار دوست اسوقت خصوصیت سے توجہ کریں۔ مکرم معظم جناب سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب جدہ نے اگر میری یاد غلطی نہیں کرتی تو آپنے ایک دفعہ نور سے خاص اعانت کا وعدہ کیا تھا۔ وہ از راہ کرم اب اس وعدہ کو پورا کریں۔ کیونکہ اس سے بڑھکر اور کوئی نازک وقت مجھ پر نہیں آئیگا۔

مکرم معظم جناب سیٹھ الہ دین اور عبداللہ بھائی سکندر آبادی جو شاعت اسلام کے لئے اپنے پہلو میں ایک خاص سوز و درد رکھتے ہیں۔ اسوقت نور ان کی توجہ کا خصوصیت سے محتاج ہے۔

مکرم معظم جناب نواب محمد علیخاں صاحب جو نور کے خاص مربی اور مہربان ہیں۔ جن کا سینہ اور پاکٹ ہر ایک کار خیر کی اعانت کے لئے ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ اور مکرم معظم نواب صاحب کئی ایک دفعہ نور کی خدمات کا اعتراف بھی فرما چکے ہیں۔ کہ سکھوں اور آریوں میں ایڈیٹر نور کا کام ہر طرح قابل قدر ہے۔ اس آڑے وقت میں نور حضرت نواب صاحب مکرم کی عملی اعانت کا خصوصیت سے محتاج ہے۔ (ایڈیٹر جناب شیخ حسن صاحب اعزاز ایڈیٹر سرچشمہ صاحب توجہ کا نور خصوصیت سے)

مکرم معظم جناب خانصاحب محمد اکبر خانصاحب جج ہائیکورٹ حیدرآباد دکن جو نور کے خاص الخاص مہربانوں میں ہیں۔ اور کئی بار اس امر کے اعتراف سے خاکسار ایڈیٹر نور کی حوصلہ افزائی فرما چکے ہیں۔ کہ اخبار نور تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ہی ذریعہ ہے اسوقت نور مکرم و معظم خانصاحب کی عملی ہمدردی کا خصوصیت سے محتاج ہے۔ مکرم خانصاحب جو دینی بہتری اور اشاعت اسلام کے لئے اپنے پہلو میں خاص درد رکھتے ہیں۔ مجھے ہر طرح سے توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ مکرم خانصاحب اسوقت اپنی خاص الخاص عملی ہمدردی کا ثبوت دے کر خصوصیت سے ایڈیٹر نور کو دعا اور شکریہ کا موقع دینگے۔

مکرم سید عبدالمجید صاحب منصوری اور مکرم سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کو بھی اسوقت خصوصیت سے توجہ فرمانی چاہیئے۔ یہ ناشکری ہوگی۔ اگر میں اس وقت خان بہادر شیخ محمد حسین بی۔ اے جج کانپور کو بھول جاؤں جنہیں نور سے ہمیشہ محبت رہی ہے۔ اسوقت مکرم شیخ صاحب کی نظر کرم کا نور خصوصیت سے محتاج ہے۔ مکرم و معظم خانصاحب انوار حسین خانصاحب ہمیشہ نور کو محبت کی نظر سے دیکھتے رہے ہیں۔ پچھلے دنوں نور کی مالی مشکلات کا حال سنکر مکرم خانصاحب نے عشر روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔

غرضیکہ ان مذکورہ بالا بزرگان اکرام اور خیر خواہان ملت میں سے ایک کی خاص توجہ ہی مجھے نور کے مالی مشکلات سے نجات دلا سکتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسوقت یہ دوست خصوصیت سے توجہ فرما دیں۔ کیونکہ آجکل نور سخت ابتلا میں ہے۔ نہ صرف یہی دوست بلکہ ہر ایک دوست جسے نور سے محبت ہے۔ اور جو اس مضمون کو پڑھے۔ میں خصوصیت سے اسے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس آڑے وقت میں دردمندانہ قدم اٹھانے غرضیکہ جسطرح بھی اور جس طریقہ سے بھی وہ نور کی اعانت کر سکتا ہے کرے۔ کیونکہ اس سے بڑھکر نور پر اور کوئی نازک وقت نہیں آئیگا۔

KHILAFAT LIBRARY

بلبم رسیدہ جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازاں کہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

اگر دوستوں کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو پھر مجبوراً اخبار کو بند کرنا پڑیگا۔ کیونکہ ان حالات میں میں اخبار کو زیادہ دیر کے لئے نہیں چلا سکتا۔ اس لئے ہر ایک دوست فی الفور قومی اور مذہبی شان کے مطابق اس کا جواب دیکر مشکور فرما دے۔

آپ کے جواب کا منتظر

محمد یوسف ایڈیٹر "نور" قادیان ضلع گورداسپور

نور کے متعلق چند آریہ اور سکھ دوستوں کے خطوط

نور بفضلہ ایزدی اپنے اغراض اور مقاصد میں کسطرح فائز اور کامیاب ہو رہا ہے سکھوں اور آریوں کے متعلق جن مبارک اغراض و مقاصد کو لیکر نور کا اجرا ہوا تھا۔ انمیں نور کسطرح ظفریاب ہو رہا ہے۔ نیک دل سکھ اور آریہ کس خندہ پیشانی اور تپاک سے نور کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ وہ ذیل کے چند خطوط سے ظاہر ہے۔

دت برہمنوں میں ایک اعلےٰ قوم ہے۔ اس کے ایک درخشندہ گوہر فوج میں ڈاکٹر ہیں۔ اور آجکل میدان جنگ میں اپنی کارہائے نمایاں کے جوہر دکھلا رہے ہیں۔ آپ بصرہ سے حسب ذیل خط خاکسار ایڈیٹر نور کو لکھتے ہیں:۔

میرے پیارے بھائی شیخ محمد یوسف صاحب۔ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو آپ اطلاع دیں۔ کہ میرا چندہ کب ختم ہوتا ہے۔ کوئی خاکسار کے لائق کام ہو تو تحریر کریں۔ آپ کا بھائی مسٹر دت۔ F.P.O. 319.

اتفاق ایسا ہوا کہ جب سے مکرم ڈاکٹر صاحب کے نام نور جاری ہوا صرف آٹھ یا دس پرچے ڈاکٹر صاحب کو پہنچے۔ اس لئے مجھے قیمت کا مطالبہ کرتے ہوئے شرم آتی تھی۔ سو مکرم ڈاکٹر صاحب کو یہ جواب دیا گیا کہ بعد مشکل زیادہ سے زیادہ دس پرچے آپکو پہنچے ہونگے۔ ابھی تیرہ پرچے آپکے میری طرف اور بقایا ہے۔ اسوجہ سے میں فی الحال آپ سے کسی قیمت کے مطالبہ کا حقدار نہیں ہوں۔ جب بقیہ ۱۳ پرچے آپ کے پاس پہنچ جائیں۔ اسوقت میں آپ سے وصولی قیمت کا حقدار ہو سکونگا مگر شرط اس کے کہ میرا یہ خط مکرم ڈاکٹر صاحب کے پاس پہنچے ڈاکٹر صاحب نے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدی۔ اب ان مسلمان دوستوں کو اس امر سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ جو سال بھر اخبار لینے کے بعد جب ان کے نام وی پی کیا جاتا ہے۔ تو کمال لاپرواہی اور ظالمانہ طریقہ سے وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کے لئے یہ کچھ کم شرم کا موجب ہے۔ کہ ایک ہندو تو دس پرچے پہنچنے کے بعد ہی سال کے لئے بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیج دیتا ہے۔ اور برخلاف اس کے بعض اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے سال بھر پرچے لینے کے بعد جب وی پی کیا جاوے تو کمال بے دردی سے وی پی واپس کر دیں۔ آنکھوں والو ذرا غور سے اس نکتہ کو سمجھو۔

پھر سردار بھگوان سنگھ صاحب نمبردار موضع جانیکے سے لکھتے ہیں کہ آپ کے اخبار کی خاطر میں نے پنجابی بھین فیروز پور اور خالصہ اخبار و خالصہ پتھ لاہور وغیرہ کو چھوڑ دیا ہے۔"

کسقدر حیران اور ششدر کر دینے والی بات ہے۔ کہ سکھ لوگ تو اپنے اخبارات چھوڑ چھوڑ کر نور کے خریدار بنیں۔ مگر یوسف کے بھائی نہ کہ چھوڑتے جائیں۔ اور بعض تو دو دو اور تین تین سالوں کا چندہ بھی حق اور حلال سمجھکر ہضم کر جائیں۔ ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

فالکندن لعل صاحب آریہ سیوک انبالہ شہر سے لکھتے ہیں۔ کہ نمستے۔ آپکی کتاب فتح مبین نظر سے گذری دیکھتے ہی بے اختیار آفرین زبان سے نکلا۔" تین سال کی بات ہے۔ کہ خاکسار کی کتاب آریہ دھرم کا پول نامی ایک سردار صاحب نے جو میونسپل کمشنر بھی ہیں۔ یکدم چالیس کاپیاں خرید فرمائیں۔ حالانکہ کسی مسلمان دوست نے شاید ہی ایک درجن کاپیاں اکٹھی خریدی ہوں۔

خدا کے فضل سے میری پیدا کی ہوئی رو اور تحریک کس طرح سکھ صاحبان میں اپنے کام کر رہی ہے۔ اور جو جھنڈا میں نے نصب کیا ہے۔ اس کی طرف کس تیزی سے نیکدل سکھ صاحبان آرہے ہیں۔ وہ اس امر سے ظاہر ہے۔ کہ

چار پانچ روز ہوئے مجھے مکرم و معظم نواب محمد علی خانصاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں حاضر ہونیکا اتفاق ہوا تو مکرم نواب صاحب نے سردار نتھا سنگھ صاحب کی ایک تصنیف مجھے پڑھنے کیلئے دی جسمیں سردار صاحب مکرم نے نہایت عمدگی سے اس امر کو ثابت کیا ہے۔ کہ گرنتھ صاحب کے اقوال قرآن مجید سے اخذ کئے گئے ہیں۔ عرصہ چھ سال کا ہوا کہ مکرم سردار نتھا سنگھ صاحب کے ساتھ جناب غلام حیدر خانصاحب سابق تحصیلدار گوجرانوالہ کی تحریک اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ کے ارشاد سے جناب سردار نتھا سنگھ صاحب کے ساتھ کافی عرصہ تک نہایت کثرت سے میری خط و کتابت رہی۔ اور اگر میری یاد غلطی نہیں کرتی تو حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق میں نے اپنی چند تصانیف بھی سردار صاحب کو بھیجی تھیں۔ اب سردار صاحب نے جو کتاب لکھی ہے۔ اس میں اس امر کو کمال فصاحت اور صراحت سے آشکارا اور مبرہن کیا گیا ہے۔ کہ گرنتھ صاحب کی تعلیم دراصل قرآن مجید سے اخذ کی گئی ہے۔ مکرم سردار صاحب کی کتاب سے کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے ناظرین کرام غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ اور مکرم سردار صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور حق کیطرف قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرماوے۔

قرآن شریف		گورو گرنتھ صاحب	
اللّٰہُ وَاحِدٌ	ایک خدا	ایک اونکار	پرمیشر ایک ہے
تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ	تیرے رب کا نام مبارک ہے	ست نام	اسکا نام سچا ہے۔
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	ہر ایک شے کا پیدا کرنیوالا ہے	کرتا پورکھ	وہ پیدا کرنیوالا ہے
وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ	ہر ایک امر پر اللہ غالب ہے	نربھو	بے خوف۔
لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا	نہیں ظلم کرتا لوگوں پر کچھ	نرویر	کسی کا دشمن نہیں ہے
اَلْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ	زندہ ہے وہ مرتا نہیں	اکال مورت	اکال سروپ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ	نہیں جنا اسنے اور نہیں جنا گیا	اجونی	وہ جنم نہیں لیتا
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔	سیبھنگ	پرکاش مان
اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَسَبِّحْ	پیروی کرو رسول کی پس تسبیح کر	گورو پرشاد جپ	گورو کی مہربانی سے اسکی عبادت کر
هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ط	وہ سب سے پہلے اور سب سے پیچھے اور سب سے ظاہر اور سب سے چھپا ہوا اور وہ ہر ایک شے کا جاننے والا	آدِ سچ جگادِ سچ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ	وہ پورن پرماتما آدِ وچ سچ تھا اور جگاں دے آدوچ سچ سی اب بھی وہ سچ ہی فرماتے ہیں گورو نانک جی دیو آئندہ کو بھی وہ سچ ہی ہوویگا

KHILAFAT LIBRARY

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ولا یحیطون بشیء من علمہ

ولا یحیطون بشیء من علمہ

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر

رب العلمین ط

واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ط

وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا

ولھم الحق للاسماء الحسنیٰ معہ من آلہ سبحان اللہ عما یصفون ط

فان اللہ ھو الغنی الحمید ط

یجد اللہ غفورا رحیما ط

کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ

ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ط

واذا قضیٰ امرا فانما یقول لہ کن فیکون ط

اسماء الحسنیٰ

واللہ ملک السموات والارض ط

قل قد علم صلوتہ و تسبیحہ ط

ماشاء اللہ ط بیدک الخیر ط

الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الحی القیوم ط

یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بینھا وبینہ امدا بعیدا ط

جزاء بما کانوا یکسبون ط

انا للہ وانا الیہ راجعون ط

والوزن یومئذ الحق فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون ط

اور نہیں احاطہ کر سکتے ساتھ کسی چیز کے علم اس کے سے۔

اور نہیں احاطہ کر سکتے ساتھ کسی چیز کے علم اس کے سے۔

اسکو کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی مگر وہ لوگوں کی نظر ونکی حقیقت کو خوب جانتا ہے اور وہ باریک بین ہے۔

پالنے والا جہانوں کا

اللہ رزق دیتا ہے۔ بغیر حساب کے جس کو چاہے۔

اور نہیں کوئی جاندار زمین پر مگر اللہ پر ہے روزی۔

مالک انکا سچا ہے۔ نام اسکے نیک ہیں۔

مبارک ہے وہ خدا اور نہیں ہے سوائے اس کے کوئی خدا۔ پاک ہے اس چیز سے جو بیان کرتے ہیں

تحقیق اللہ غنی بے پرواہ ہے۔

پاویں گے اللہ کو غفور الرحیم لکھی ہے رب تمہارے نے اوپر ذات اپنی کے رحمت۔

اور اگر ہو یہ کہ جو کچھ ہیں زمین کے ہی درختوں سے قلمیں۔ اور دریا ہو سیاہی کا اس کے پیچھے ہوں سات سمندر سیاہی کے تمام ہوویں گی باتیں اللہ کی۔

جسوقت ارادہ کرتا ہے۔ کسی امر کا پس سوائے اس کے نہیں کہتا ہے واسطے اس کے ہو وہ ہو جاتی ہے۔

انیک نام واسطے اللہ کے ملک زمین آسمانوں کے۔

کل تحقیق جانتے ہیں نماز اسکی اور تسبیح۔

وہ جو کچھ چاہے خدا بیچ ہاتھ تیرے کے ہے نیکی مالک پاک سلامت زندہ قائم اس دن پاوے گا کل جو وہ جو عمل کیا ہے نیکی سے حاضر اور جو عمل کیا ہے بدی سے جزا ہے اس چیز کی جو کسب کیا ہے تحقیق واسطے اس کے لکھنے والے ہیں

وزن ہونا اس دن کا حق ہے۔

ایک اونکار ستری واہگورو جی کی فتح

سوچے سوچ نہ ہوئی جے سوچے لکھ وار

جے کو کہے کرے وچار کرتے کے کرنے نہیں شمار۔

اوہ دیکھے اوہناں نظر نہ آوے

بہتا ایہو وڈیان

دیندا دیہہ لیندے تھک پانہہ

سبناں جیاں کا اک داتا

سچا صاحب ساچ نائیں

تھا پیا نہ جائے کیتا نہ ہوئے

آپے آپ نرنجن سوئے

گنی نہ جان

نانک نرگن گن کرے

گن ونتیاں گن دے

نانک کاغذ لکھ مناں پڑھ پڑھ کیجے اہاؤ

مستو توٹ نہ آویئی لیکھن پون چلاؤ

بھی تیری قیمت نہ پوئے

ہاؤں کے وڈ آکھان

نانو

کیتا پساؤ اک کو آکھے

تس تے ہوئے لکھ دریاء

اسنگھ نانو اسنکھ تھانو

جیتا کیتا تیتا نانو

جو تدھ بھاوے سائیں بھلی کار

توں سدا سلامت نرنکار

تیس پاپیں اکھن ناہ

کرتے کرنا لکھ لے جاہ

آپے بیج آپے ہی کھاہ

دھرم ترازو تولیئے

نیویں سو گورا ہوئے

قیاس کرنیسے پرمیشور کا قیاس نہیں ہو سکتا خواہ لاکھوں بار قیاس کریں۔

اگر کوئی کہے یا پرمیشر کے کاموں کا وچار کرے تو کر نہیں سکتا۔ پرمیشر کے کاموں کا کچھ انت نہیں۔

وہ (یعنی پرمیشر) دیکھتا ہے اپنی مخلوق کو مگر مخلوق اس کو نہیں دیکھ سکتی یہ بڑا ہمارا تعجب ہے۔

دینے والا داتا اسقدر زیادہ دیتا ہے کہ لینے والے تھک جاتے ہیں۔

تمام ہی جانداروں کا ایک ہی رزاق ہے پرمیشر سچا ہے اور اس کا نام بھی سچا ہے وہ تھا پیا نہیں جاتا۔ اور کسی کا بنایا ہوا نہیں وہ خود خدا ہے۔

گنوں کا خزانہ۔

گورو نانک جی دیو فرماتے ہیں کہ پرمیشر نرگن کو گن دالا۔ اور گن والوں کو اور اوگن سے شب گن عنایت کر سکتا ہے۔

گورو نانک جی دیو فرماتے ہیں۔ اگر کاغذ لاکھوں من ہو دیں۔ اور پریم سے پڑھے جاویں سیاہی بھی ختم نہ ہو۔ کاتب بھی ہو کیطرح زردو نویس ہو پھر بھی اے اکال پورکھ تیری قیمت نہیں کہہ سکتے ہیں سکتہ رائی کروڑوں تمام سے شیشوں کا پسارا ایک ہی شدے پرماتما نے کیا ہے۔ اور اس سے لاکھوں جزیرے سیارے ستارے بن گئے۔

بیشمار تیرے آسما اور بے شمار لینے انگنت تیرے مکان ہیں۔

جسقدر مخلوقات پیدا کی ہے۔ اسیقدر تیرا نانو جپ رہے ہیں۔

اے مالک جو تجھ کو بھاوے وہی بھلا کام ہے۔ آپ ہمیشہ سلامت ہو آپ پروردگار گناہ اور ثواب صرف کہنے کے واسطے ہی نہیں۔ بلکہ جو کچھ جیو کرم کرتا ہے آدت میں ساتھ لیجاتا ہے۔ اور اپنا بویا ہوا (آپ ہی) کھاتا ہے۔

ترازو یعنی تکڑی میں رکھ کر وزن کیئے جاویں گے۔ جو نیویں گا بھاری ہوگا۔ یعنی فلاح پاویگا۔

وھو العلی العظیم، اللہ اکبر
الحمد للہ واللہ ذوالفضل العظیم

واذکروا نعمۃ اللہ علیکم
عٰلم الغیب والشھادۃ
الکبیر المتعال۔
ولقد خلقنا الانسان
من سلٰلۃ من طین ط
ثم جعلنہ نطفۃ فی
قرار مکین ج
فخلقنا المضغۃ عظما فکسونا
العظم لحما
ثم انشانٰہ خلقا اٰخر ط
ونسقیکم مما فی بطونھا
وجعلنا لکم فیھا معایش
اللہ الذی خلقکم من ضعف
ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ضعفا وشیبۃ ط
یخلق ما یشاء ج
وھو العلیم القدیر ط
ثم جعل من بعد
قوۃ ضعفا وشیبۃ ط
ما قدروا اللہ حق قدرہ ط
رب اغفر وارحم وانت خیر الرحمین ط

واذکروا نعمۃ اللہ علیکم
اللہ الذی جعل لکم الارض فراشا
وجعلنکم شعوبا وقبایل لتعارفوا۔
وانزلنا من السماء ماء فاسقینکموہ ج
وارسلنا الریح افرء یتم النار التی تورون ط

ربنا الذی اعطی کل شیء خلقہ
اللہ یبسط الرزق
فجعلنہ سمیعا بصیرا ط
تعالی عما یشرکون ط
وھو رب العرش العظیم ط
ان اللہ لطیف خبیر ط
وربک علی کل شیء حفیظ ط
الم تر ان اللہ یسبح لہ من فی
السموٰت والارض والطیر صفت ط

کل قد علم صلاتہ
وتسبیحہ

وہ بڑا عظیم ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔
سب تعریف ہے واسطے اللہ کے اور اللہ
صاحب فضل عظیم کا ہے۔
اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو تم پر ہیں۔
جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا
بڑا بلند ہے۔
اور تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو
مٹی سے
پھر پیدا کیا ہم نے اس کو قطرہ منی کا
بیچ جگہ مضبوط کے۔
پس پیدا کیا ہمنے بوٹی کو ہڈیاں پھر پہنا دیا
ہمنے ہڈیوں کو گوشت
پلاتے ہیں ہم تمکو دودھ بیچ پیٹوں کے
اور کیا ہم نے واسطے تمہارے بیچ اسکے روزگار
اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو ناتوانی
سے اور پھر کی پیچھے ناتوانی کے قوت
پھر کی پیچھے قوت کے ناتوانی اور
بڑھاپا
نہیں قدر رجانی خدا کی حق قدر اسکے کا
اے پروردگار میرے بخش اور رحم کر اور تو بہتر
رحم کرنے والوں کا ہے۔
اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو تم پر ہیں۔
اللہ وہ ہی جس نے کیا واسطے تمہارے زمین کا فرش
کیا ہمنے تمکو خاندان اور قومیں باہم شناخت کیلئے
اور اتارا آسمان سے پانی۔ پس پلایا ہمنے تم کو وہ
اور بھیجا ہم نے ہواؤں کو پس دیکھا تمنے آگ کو جو روشن
کرتے ہو۔

رب ہمارا وہ ہی جس نے دی ہر چیز کو بناوٹ اسکی
اللہ فراخ کر دیتا ہے رزق۔
اور دیا واسطے اس کے آنکھ کان
بڑا ہے اس سے کہ شریک لاتے ہیں۔
اور وہ رب عرش عظیم کا ہے۔
تحقیق خدا باریک بین خبردار ہے۔
اور رب تیرا اوپر کل شے کے حافظ ہے۔
کیا تو نے اسبات پر نظر نہیں کی جتنے فرشتے اور آدمی
آسمان و زمین میں ہیں اور پرند بھی پر پھیلائے اڑتے پھرتے ہیں

سب کو اپنی (اپنی) نماز اور اپنی
(اپنی) تسبیح (کا طریقہ) معلوم
ہے۔

وڈا صاحب وڈی نائی
اُلل گُن
رامیا کے گُن چیت پرانی
نانک وڈا آکھیئے آپے
جانے آپ
کون مول تے کون وڈیائی

جن توں ساج سوار
سنگاریا
گربھ اگن ہینہ جنہیں اوباریا

بار بوستھا تجھ پیارے دودھ
بھر جوبن بھوجن سُکھ سوہد
بھر ہد بھیا اوپر ساک سین
مُکھ اپ آؤ بیٹھ کو دیں

ایہ نرگُن گُن کچھ نہ سوجھے
بخش لیو تو نانک سیجھے
رمیا کے گن چیت پرانی
جھ پرشاد دھر اوپر سنکھ بسین
ست بھرات سبت بنتا سنگ سین
چھ پرشاد پیویں سیتل جلا
سُکھ وائی پون پاوک اچلا

جھ پرشاد بھوگیں سب رسا
سگل سامگری سنگ ساتھ بسا
دینے ہست پاؤں کرن نیتر رسنا
تسے تیاگ اور سنگ رچنا
سو در کیہا سو گھر کیہا
جت بھ سرب سمالے
گاوہ توہ نوں پون پانی
بسینتر گاوے راجا دھرم دوارے

گاوہ چت گیت
لکھ جانے لکھ
لکھ دھرم وچارے

بہت بڑا ہے وہ مالک اور بہت بڑا ہے اسکا کام
اسکے گُن انمولک ہیں۔
اے انسان پرماتما کے گنوں کو یاد کر
پرمیشر کی وڈائی بیان کرو آپ ہی
اپنے آپ نوں جانڈا ہے۔
کس ناکارہ بوند سے تیرا جسم
کیسا دکھلایا ہے۔
جس نے تینوں پرچ کے سنوار یا۔

پیٹ کی آگ سے جس نے تجھ کو بچایا

بچپن کی عمر میں تجھ کو دودھ پلایا۔
جسوقت جوان ہوا تو بھوجن دیئے اور خوشی کی
جسوقت بوڑھا ہوتا ہے اسوقت خویش
واقارب حفاظت کرتے ہیں۔
بیٹھے ہوئے کے مُنہ میں کھانا ڈالتے ہیں

یہ جیو نرگن ہے۔ پرماتما کے کچھ گن نہیں جانتا۔
ہے اکال پرکھ اگر آپ بخشش کرو تو مکتی
یعنی نجات حاصل کرتا ہے۔
اے انسان پرماتما کے گنوں کو یاد کر۔
جسکی مہربانی سے دھرتی یعنی زمین پرآرام سے بستا ہے
بیٹا بھائی یار دوست اپنی زوجہ کیساتھ ہنستا ہے۔
جسکی مہربانی سے ٹھنڈا پانی پیتے ہیں۔
سکھ کے دینے والی ہوائیں اور آگ امولک
تجھکو ملی ہیں۔
جسکی مہربانی سے تمام عیش و عشرت کرتا ہے۔
تمام شیاء ضروریات کیساتھ اپنی خویش اقارب کے بسر کرتا ہے۔
جس نے تمکو ہاتھ پاؤں کان آنکھ زبان دی ہے۔
اسکو تیاگ کر کسی اور سے مت پیار کرو۔
وہ دروازہ کیسا ہے وہ گھر کیسا ہے۔
جس جگہ اے اکال پرکھ آپ سب کی خبر لیتے ہو۔
(اے پرماتمن) ہوا۔ پانی۔ آگ۔
تیری حمد ثنا کر رہے ہیں دھرم راجا بھی تیرے
دروازے پر تجھکو گا رہا ہے۔
کراماً کاتبین منکر نکیر جو انسان کے
بھلے برے کرم لکھتے ہیں۔ اور جن کے لکھے
ہوئے پر دھرم راج وچار کرتا ہے۔ گا
رہے ہیں۔

تسبح لہ السمٰوٰت السبع و
الارض ومن فیھن ط
یسبح الرعد بحمدہ
والملٰئکۃ من خیفتہ
وان من شیء الا یسبح بحمدہ
ولکن لا تفقھون ط
انہ کان حلیما غفورا ط

ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ آسمان و
زمین میں ہے (سب) اسکی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں۔
تسبیح کر رہا ہے رعد فرشتہ یعنی اندر ساتھ حمد اسکی کے
اور فرشتے تسبیح کر رہے ہیں۔
کوئی شے نہیں جو اسکی تسبیح نہ کرتی ہو۔
مگر تم اُن کا تسبیح کرنا سمجھتے نہیں۔
تحقیق خدا حلیم اور غفور ہے۔

موہنیاں من موہن سرگاں مچھ پیالے

یعنے

موہنیاں من کے موہنے والیاں یعنی حوریں سرگ بمعنی بہشت مچھ بمعنی مات لوک یعنی تحتی الثرے کی حمد و ثنا کر رہی ہیں۔ جن لوگوں کا اعتراض قرآن شریف کی حورہ غلمان پر ہے وہ گورو صاحب کے اس شبد سے سبق حاصل کریں۔ کیونکہ وے فرماتے ہیں کہ بہشت کی حوروں کے علاوہ اس دنیا میں اور پتال میں بھی حوریں ہیں۔ حور بہ معنی موٹی آنکھ والی عورت کے ہیں۔

کذالک اللہ یخلق ما یشاء و من
اٰیتہ خلق السمٰوٰت والاختلاف
السنتکم والوانکم ط
ان ربک فعال لما یرید ط
ان ربک فعال لما یرید واللہ
یحکم لا معقب لحکمہ
الیس اللہ باحکم الحاکمین ط
اللھم ملک الملک
وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض
واذا قضٰی امرا فانما یقول لہ
کن فیکون ومن اصدق
من اللہ حدیثا
ان اللہ سمیع علیم وما کنا عن
الخلق غٰفلین ط
تولج الیل فی النھار
وانزل من السماء ماء
بدیع السمٰوٰت والارض
خالق کل شیء

خالق کل شیء
ھو الذی جعل الشمس ضیاء
والقمر نورا۔

یونہی اللہ جو چاہتا ہے پیدا کر لیتا ہے۔ اور اسکے
نشانات میں سے تمہاری زبانوں اور رنگوں
کا اختلاف یعنی فرق
بیشک تیرا رب کر ڈالتا ہے جو چاہے۔
بیشک رب تیرا کر گذرتا ہے جو چاہتا ہے اور
اللہ حکم کرتا ہے کوئی نہیں کہ پیچھے ڈالے اسکا حکم
کیا خدا سب حاکموں سے بڑھکر حاکم نہیں ہے
اللہ مالک ملکوں کا ہے۔
سما لیا ہے کرسی اسکی نے آسمانوں اور زمین کو
اور جب کسی کام کو کرنا چاہتا ہے۔ تو اسکے
سوا نہیں کہ اس کو کہتا ہے۔ ہو جا سو
ہو جاتا ہے۔ اور خدا سے زیادہ کون سچا ہے حکمت میں
تحقیق خدا سننے والا دیکھنے والا ہے اور نہیں ہے
خدا اپنی مخلوقات سے غافل۔
داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے۔
اور اتارتا ہے آسمان سے پانی
بغیر نمونے کے پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں اور زمینوں کا
پیدا کرنیوالا کل شے کا۔

پیدا کرنیوالا کل شے کا۔
خدا وہ ہے جس نے بنایا سورج کو چمکتا ہوا
اور چاند کو اوجالا۔

گاوہ ایشر برہما دیوی
سوہن سدا سوارے
گاوہ اندا اندر اسن
بیٹھے دیوتیاں ورتالے
گاوہ سدہ سمادہیں اندر گاون
ساہد وچاوے
گاون جتی سنتی سنتو کھی
گاوہ ویر کرارے
گاون پنڈت پڑھن رکھیشر
جگ جگ ویداں نالے
گاوہ موہنیاں من
موہن سرگان
مچھ پیالے
گاون رتن اوپائے تیرے اٹھ سٹھ
تیرتھ نالے۔
گاوے جو وہ مہاں بل سورا
گاوہ کھانی چارے۔ گاوہ کھنڈ
منڈل ور بھنڈار کر رکھے دھارے
رنگی رنگی بھانی کر کر جنسی مایا
جن اوپائی
کر کر دیکھے کیتا اپنا جو تسدی
وڈیائی
جو تس بھاوے سوئی کرسی
حکم نہ کرنا جائی۔
سو پات شاہ شاہاں
پات صاحب نانک ہن رضائی
آسن لوئے لوئے بھنڈار

جو کچھ پایا سو ایکا وار
نانک ساچے کی ساچی کار

کر کر دیکھے سرجن ہار
راتی رتی تتھیں وار
پون پانی اگنی پاتال
تس وچہ دھرتی تھاپ رکھی دھرم سال
تس وچہ جیا جگت
کے رنگ
تنکے نام انیک آنت
کیتے اند چند سور
کیتے کیتے منڈل دیس

(اے مالک) تیرے سنوار کر بنائے پیدا کئے ہوئے شیو جی
برہما اور دیوی بھی تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔
اندر راجا اپنے اندر اسن یعنی سنگھاسن پر بیٹھا ہوا حمد و ثنا کر
اور فرشتوں یعنی دیوتاؤں کو ساتھ لیکر
سدہ اپنی سمادھوں کے اندر اور ساہد دیچار
گیت گاتے ہیں۔ یعنی حمد و ثنا کر رہے ہیں۔
جتی اور ستی عورتیں اور سنتو کھی قناعت کرنیوالے
بڑے بڑے بہادر بھی تجھکو گا رہے ہیں۔
پنڈت نے بڑے بڑے مہاتما کئی جگاں جگاں دیچہ
ویدوں کی تعلیم کرتے ہوئے تجھکو گا رہے ہیں یعنی حمد و ثنا کر
موہنیاں من کے موہنے والیاں یعنی حوران بہشت
و مات لوک کی حوریں تحتی الثرے یعنی پتال کے
باشندگان تجھکو گا رہے ہیں۔
تیرے چودہ رتن پیدا کئے ہوئے۔ معہ ساٹھ اور آٹھ
تیرتھوں کے ندی نالے تیری تسبیح کر رہے ہیں
جو ہدے مہاں بلی یعنی طاقتور انسان حمد و ثنا کر رہے ہیں
چار کھانی کھنڈ منڈل یعنی تمام جزائر سیارے ستارے وغیرہ
جو کہ تیری قدرت کاملہ نے بنائے ہوئے ہیں تعد کر رہے ہیں
رنگ رنگ بھانت بھانت کر
انیک طرح کی پیدائش پیدا کی ہے۔
اپنی بنائی ہوئی مخلوقات کو دیکھتا ہے جسطرح
اس کی بڑائی ظاہر ہووے۔
جسطرح اسکو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ وہی کرے گا
اس پر حکم نہیں کیا جا سکتا۔
وہ بادشاہ ہی بادشاہوں کا فرماتے ہیں۔ گورو
نانک جی دیو تمام اسکے حکم کے تابع ہیں۔
اسکا آسن یعنی نشستگاہ ہر ایک جزائر سیارے ستارے ہیں
جو کچھ اس نے پیدا کیا ہے۔ ایک ہی وار
گورو نانک جی دیو فرماتے ہیں۔ سچے رب
کی کار یعنی قدرت سچی ہے۔
اپنی پیدا کی ہوئی مخلوقات کو خالق
دیکھ رہا ہے۔
پرمیشور نے رات رت یعنی موسم تتھ اور دن بنائے
پرمیشور نے ہوا پانی۔ آگ پاتال بنایا۔
اسوچہ دھرتی کرۂ زمین ستھاپن کیتی دھرم کیواسطے
اس کرۂ زمین وچہ رنگ رنگ انیک طرح کے جیو
اور انکی خوراک کیلئے کئی طرح کے سبب پیدا کئے
اور اُن کے انیک طرح کے نام رکھے۔
کتنے ہی ہیں اندر اور چند اور سورج
اور کتنے ہی ستاروں کے منڈل اور دیس بنائے

مگر ستیارتھ پرکاش اس سے پہلے ضبط ہونی چاہیئے

چند روز کی بات ہے کہ لالہ دیو میدیال صاحب ایم اے۔ جو موضع سڑوعہ میں ایڈیٹر نور سے سخت مُنہ کی کھا چکے تھے۔ اور باوجود بار بار لاکارنیکے بھی لالہ صاحب کے میدان میں آنیکی جرأت نہ ہوئی تھی۔ آپ قادیان میں آئے کہ یہاں کوئی آریہ سکول قائم کیا جائے۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ آریہ لوگوں کے جذبات کو بھڑکائے سو انہوں نے اس کے لئے یہ بہودی راہ اختیار کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ست بچن میں حضرت باوا نانک کے ان اقوال

پڑھ پڑھ پنڈت متی ہلکے ویدوں کا بھیاس
ہر نام چیت نہ آوئی نہ گھر ہوئے واس
جن کی لوہر چرن لاگی نے بیدن سے بھے تیاگی

وغیرہ کا اردو نظم میں ترجمہ فرمایا۔ اور انہیں شلوکوں کو سوامی دیانند نے بھی بگاڑ کر ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ اب لالہ دیو میدیال صاحب نے اپنے یار غار مسٹر خوشحالچند ایڈیٹر آریہ گزٹ کے ہم نوا ہو کر یہ سراسر اگ الاپا ہے۔ کہ جس کتاب میں یہ نظم ہے وہ فوراً ضبط ہونی چاہیئے مگر اس سے بھی بڑھ چڑھ کر سوامی دیانند کی مایہ ناز تصنیف ستیارتھ پرکاش کے آخری ابواب ہیں۔ جنمیں کل غیر مذاہب والے الاحترام ہادیوں کو پانی پی پی کر کوسا گیا ہے۔ وہ سب سے پہلے ضبط ہونیکے قابل ہے۔ کسی حد تک اس امر کا اندازہ لگانیکے لئے کہ شری سوامی دیانند جی مہاراج نے ان ابواب میں اپنے قلم جوہر رقم سے کس بے دردی کیساتھ غیر مذاہب کے واجب الاحترام ہادیوں پر سیاہی کے چھینٹے بکھیرے ہیں ہم ان کا مختصر ذکر درج ذیل کرتے ہیں:-

اول ہندو بزرگوں کے متعلق "سوامی" صاحب کی شستہ بیانی

چنانچہ سب سے پہلے ہم سوامی صاحب کی اس شستہ زبانی کا نمونہ پیش کرتے ہیں کہ جو وہ کسی غیر قوم یا کسی غیر ملک کے مہاپرشوں کی نسبت نہیں بلکہ اپنی ہی قوم کے جن پراچین بزرگوں کا نام لے لے کر کئی آریہ سماجی لیکچرار اپنا لیکچر دیتے وقت پلیٹ فارم پر اُچھلا کرتے ہیں انہیں سے ہی بعض کی بابت لکھ گئے ہیں۔ مثلاً ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن کے صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ پر شری مدبھاگوت آدی کے مصنف یا مصنفوں کو سوامی صاحب اسطور پر فرماتے ہیں:-

"بھاگوت کے بنانے والے لال بجکڑ! کیا کہنا تجھکو ایسی ایسی متھیا (جھوٹی) باتیں لکھنے میں تنک بھی لجا اور شرم نہ آئی۔ پنٹ اندھا ہی بنگیا۔..... بھلا ان مہا جھوٹ باتوں کی وے اندھے پوپ اور باہر بھیتر کی پھوٹی آنکھوں والے ان کے چیلے سیئے اومانتے ہیں۔ بڑے ہی اسچرج کی بات ہے۔ کہ یہ منش ہیں دانیہ کوئی۔ (انسان ہیں یا کوئی اور)!!! ان بھاگوت آدی پرانوں کے بنانے والے جمتے ہی کیوں نہیں گربھ ہی میں نشٹ ہو گئے!!! وا جمتے سمے مر کیوں نہ گئے!!! پھر اسی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۴۲۹ و ۴۳۰ پر جینیوں اور بدھوں کے اچارجوں کی نسبت لکھتے ہیں

"ان کے اچارج سوارتھی تھے (خود غرض تھے) پورن وِدوان نہیں۔ کیونکہ جو سب کی نندیا (نہ) کرتے تو ایسی جھوٹی باتوں میں کوئی نہ پھنستا۔ نہ انکا پریوجن (مطلب) سدھ ہوتا۔..... انکے اچارج جانتے تھے۔ کہ ہمارا مت پول پال ہے۔ جو دوسروں کو سناویں گے تو کھنڈن ہو جاویگا۔ اسلئے سب کی نندیا کرو۔ اور مورکھ جنوں کو پھنساؤ۔" پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۵۶ پر گورو نانک دیو جی کے متعلق مندرجہ ذیل بیان لکھا ہے۔

"چاہتے تھے میں سنسکرت میں بھی پگ اڑاؤں (ٹانگ اڑاؤں)..... یہ بات اپنی مان پر تسٹھا اور اپنی پرکھ بانی (عزت اور شہرت) کی اچھا کے بنا کبھی نہ کرتے۔ انکو اپنی پرتسٹھا کی اچھا اوش تھی..... جب کچھ ابھمان تھا۔ تو مان پرتسٹھا کیلئے کچھ دمبھ (مکر) بھی کیا ہو گا"

۲- ہادیٔ اسلام کے متعلق سوامی صاحب کی تہذیب کا نمونہ

پھر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فداہ روحی کی نسبت ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن کے صفحہ ۵۳۸ پر لکھا ہے:-

"اور دیکھئے محمدؐ (فداہ ابی وامی) صاحب کی لیلا۔ یہ قرآن۔ قرآن کا خدا۔ اور مسلمان لوگ کیول کچھ پات اودیا (محض تعصب اور جہالت) کے بھرے ہوئے ہیں۔ اس لئے مسلمان لوگ اندھیرے میں ہیں اور دیکھئے محمدؐ (فداہ ابی وامی) صاحب کی لیلا۔ کہ جو تم میرا کچھ کرو گے۔ تو خدا تمہارا کچھ کریگا۔ اور جو تم کچھ پات روپ پاپ کرو گے۔ اسکی رکھا بھی کریگا۔ اس سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ محمدؐ (فداہ ابی وامی) صاحب کا انتہ کرن (دل) شدھ نہیں تھا۔ اسلئے اپنے مطلب سدھ کرنیکے لئے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) صاحب نے قرآن بنایا دنوایا ایسا ودت (ظاہر) ہوتا ہے۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۵۴۲ پر لکھا ہے۔

"اب دیکھئے خدا اور رسول کی کچھ پات کی باتیں۔ محمدؐ (فداہ ابی وامی) صاحب آدی (وغیرہ) سمجھے تھے کہ جو خدا کے نام سے ایسی ہم نہ لکھینگے تو اپنا مذہب نہ بڑھیگا۔ اور پدارتھ (سامان) نہ ملیں گے۔ آنند بھوگ نہ ہوگا۔ اسی سے ودت (ظاہر) ہوتا ہے۔ کہ وے اپنے مطلب کرنیمیں پورے تھے اور اپنیہ (اوروں) کے پریوجن (مطلب) بگاڑنے

۳- حضرت عیسیٰ کے متعلق سوامی صاحب کی تحریریں

پھر اسی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۵۰۱ حضرت مسیح کے سولی پر چڑھنے کی نسبت لکھا ہے:- "ایسی درد شا (ذلت) میں مرنے سے آپ خود قتل ہو کر یا سمادھی چڑھا کر یا کسی اور طور سے جان چھوڑ دیتا تو اچھا ہوتا۔ لیکن عقل بنا علم کے کیسے آوے"

پھر آگے چلکر حضرت عیسےٰ اور بائیبل کی نسبت لکھا ہے۔

"سچ تو یہ ہے کہ یہ پستک عیسا یوسف کا اور عیسیٰ ایشور کا بیٹا۔ جنہوں نے بنایا۔ وے شیطان ہوں تو ہوں۔ کنتو نہ یہ ایشور کرت پستک اس میں کہا ایشور۔ اور نہ عیسےٰ ایشور کا بیٹا ہو سکتا ہے"

دیکھو ستیارتھ پرکاش دوسرا ایڈیشن صفحہ ۵۰۵۔ اوہ! اس درشت زبانی کی بھی کوئی حد ہے۔

آریہ سماج نے جب دیکھا کہ ہمارے مبلغین درشت زبانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں اور اس سے بجائے امن کے خلل امن اور فساد کا اندیشہ ہی تو روکنے کے لئے گورو کل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر ۳۱ مارچ ۱۹۱۰ء کو جو آریہ کانفرنس ہوئی۔ اس کا مضمون "غیر مذاہب والوں سے ہمارا برتاؤ" تھا۔ اس مضمون پر رام دیو بی۔ اے گورو کل کے ہیڈ ماسٹر نے کہا کہ "ہمارا طریقہ تحریر اور تقریر اسقدر ناموزوں ہے کہ اس میں تبدیلی کرنیکی سخت ضرورت ہے۔

آریہ پتر یکا بابت ماہ جولائی ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے ہمارے اپدیشک و لیکچرار جو ہمیں بعض اوقات اس سے بھی بدعادات (فحش اور بدزبانی) کی زنجیر میں جکڑے ہوتے ہیں۔ کہ انکو دوران لیکچر میں خیال ہی نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنی زبان مبارک سے کیسے الفاظ جیسا خرنکالدیتے ہیں۔ جہاں مہذب اور شائستہ اور معزز لوگوں کی جماعت موجود ہو وہاں ایسے فحش الفاظ کا زبان سے نکلنا کیسی شرم کی بات ہے کیا ہمیں ہم تہذیب اور شائستگی کا بوجھا کہہ سکتے ہیں؟

ایک قابل آریہ مہاشہ گھاسی رام صاحب ایم اے پلیڈر ویدک میگزین میں لکھتے ہیں۔ "دشمن تو درکنار ہمارے اپنے بہت سے دوست بھی ہمکو اندھا دھند تقلید بیجا جوش اور زیادتی کا ملزم ٹھہرا رہے ہیں۔ غیر آریہ لوگوں اور انکے مذاہب کی نسبت جو الفاظ ہم استعمال کرتے ہیں۔ وہ کسی صورت سے قابل ستائش نہیں کہلا سکتے۔ ہم ہر شخص کا مقابلہ کرنیکو تیار ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا چودہ پندرہ سال کا بچہ بھی جسکو ابھی دنیا مایا کا کوئی تجربہ نہیں ہوتا شنکر اچارج۔ گوتم بدھ۔ اور یسوع مسیح جیسے دوران لوگوں پر اعتراض اور انکی عیب جوئی کرنیسے نہیں چوکتا۔ ہمارے اخبارات کی توجہ صرف ان لوگوں تک ہی محدود نہیں جو مذہباً ہمارے مخالف ہیں۔ بلکہ انکی نظر عنایت اپنے آریہ بھائیوں اور دوستوں پر بھی ہو رہی ہے۔ دوسروں کی معمولی کمزوریوں کو بڑے بڑے اخلاقی جرائم بنا کر دکھا دینا ہمارے بائیں ہاتھ کا کرتب ہو رہا ہے ہماری اعلےٰ درجہ کی صفت اسی میں رہ گئی ہے۔ کہ ہم اپنے مخالفین کی سیاہ تصویر کھینچیں۔ اور ان کے ادنےٰ نقائص کو قابل نفرت گناہ بنا کر دکھائیں ہمارے اپدیشکوں کو جس بات سے زیادہ انس ہے وہ یہ ہے۔ کہ مخالف مذاہب کے معتقدات کو قابل اعتراض اور غیر مہذبانہ عبارت میں پیش کرتے ہیں ہمارے ہاں وہی لیکچرار کامیاب سمجھا جاتا ہے جو دوسرے مذاہب کے مسلمہ اور مقدس اصولوں کو موڑ توڑ کر پیش کر کے حاضرین کو ہنسا دے۔ ہماری خوش طبعی اور مذاق اگر ہے تو یہ کہ دوسرے مذاہب کی ہنسی اڑائیں اور عجیب تر یہ بات ہے کہ ہم ان حرکات پر خوش ہوتے اور اسکا نام ہماری اصلاح میں صاف گوئی رکھا جاتا ہے۔ لیکچراروں کے علاوہ چونکہ ہمارے بڑے بڑے اہل علم بھی جنسے ہمیں بہتر امیدیں رکھنی چاہیئے تھیں عام مذاق کی پیروی کر کے تہذیب سے گرے ہم

KHILAFAT LIBRARY

بدر الدین

نے انکو جو بھی فریاد شدہ ضروری ہو گیا ہے۔ اور چونکہ ضرورت کا بہم پہنچانا ایک لازمی امر ہے۔ بہجنوں کے شوق سے بھجن منڈلیاں بنگلی ہیں۔ جو ہمارے سالانہ جلسوں پر آتی ہیں اور سننے والوں کے دلوں میں نفرت کا زہریلا بیج بوتے ہیں ہم اس خبیث خواہشوں کے استعداد تابع

RAHNAMA LIBRARY

جانوروں کا صدقہ اور پرکاش کو دھڑکہ

پچھلے دنوں حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک پر کچھ بکرے صدقہ کئے گئے۔ بکروں کے صدقہ پر پرکاش کا دل بہت ہی پسیجا ہے اور مارے رحم کے آپے سے باہر ہو رہا ہے۔ اس کے لئے اُسے ایک لیڈر لکھنا پڑا ہے۔ جسمیں پورے ۴ کالم سیاہ کئے گئے ہیں پیشتر اس کے کہ ہم اس کا جواب دیں ہم پرکاش کا لب لباب درج کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ تاکہ مخالف کو یہ عذر نہ رہے کہ میرے مقصد اور مطلب کو نظر انداز کر کے جواب دیا گیا ہے۔ پرکاش ۱۶۔ جون صفحہ ۶ کالم ۳۔ "کیا خدا کے حضور گڑگڑانے" اور صدقہ دینے سے تکلیف رفع ہو سکتی ہے۔ اگر کہیں کہ اس کے علاوہ بد پرہیزی بھی دور کی جائیگی۔ تو پھر گڑگڑانے اور صدقہ دینے کی کیا ضرورت رہی۔ ہمارا سوال صاف ہے۔ کہ گڑگڑانے اور صدقہ دینے سے کوئی عارضہ دور نہیں ہو سکتا۔"

یہ ہے پرکاش کے ۴ کالم کا لب لباب جسکا صاف مطلب ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب پرکاش کے نزدیک نہ تو خدا کے حضور دعا قبول ہو سکتی ہے۔ اور نہ صدقہ ہمیں اپنے عزیز دوست ہمیشہ کرشن کی حالت پر رہ رہ کر رحم آرہا ہے۔ کہ اگر آپ کو اپنی کتب مقدسہ پر نظر ہوتی تو اسوقت آپ ایسی فاش غلطی کے مرتکب نہ ہوتے۔ ایک گریجویٹ اور اخبار کے ایڈیٹر کی شان سے بعید ہے کہ وہ ایسے دعاوی کو کام میں لائے۔ جس کی چوٹ اسکی دار یک پستکوں پر پڑتی ہو۔ مہاشہ جی صاف انکار کرتے ہیں کہ نہ تو خدا دعا سنتا ہے اور نہ صدقہ قبول فرماتا ہے۔ اگر یہ ہر دو امور آپکی کتب مسلمہ سے ظاہر ہو جائیں تو ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ مہاشہ جی اپنی فاش غلطی پر اظہار افسوس کیلئے تیار ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے ہم دعا کا مسئلہ لیتے ہیں۔ یجروید ۱۴/۱۳ سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں ..... ہے پرماتمن آپ مذکورہ بالا دگیان سمبندھی یگیہ کی سدا ہی رکھشا کیجئے۔ یجر ۱/۵ ہے راہت گفتار، صولوں کے پالن کرنیوالے پریشور دو دانوں سنگت اعلےٰ خیالات اور روح کی پاکیزگی وغیرہ اعمال سے جو تر بہرم سمردھت سچ بولنا ستیہ کرنا میں اسکے حاصل کرنے کی خواہش کرتا ہوں۔ میرے ایسے سچے عہد کو اچھی طرح سے پورا کیجئے۔ جس سے کہ میں مذکورہ بالا عہد کے پورا کرنیکی قدرت پا سکوں۔ آریہ بھو دنی چھٹا اڈیشن صفحہ ۵۰ رگوید دیدانتک اول ذہیائے ۴ ورگ ۱ منتر ہے ایشور جو دہریہ ڈاکو چور۔ ناقابل اعتبار۔ بیوقوف۔ اسپر حرص شکار کھیلنے والے۔ اچھے کاموں کو بگاڑنیوالے خود غرض ویدوں کے مخالف غیر آریہ ہیں۔ آپ ان سب دشٹوں کو جڑوں سمیت نشٹ کریں۔ یہی کتاب صفحہ ۵۱ ہے ایشور جن لوگوں نے برہمچریہ (مجرد) گہرست دان سنیاس یعنی فقیری کو بتدریج نہیں رکھا ایسے لوگ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں اور یا ہمارے غلام ہو کر رہیں۔ اور یا انکی زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ پھر آگے دیکھیئے یہی آریہ بھے دنی صفحہ ۲۶۸ ہے ایشور جو ہم سے محبت نہیں کرتا۔ یا ہم سے دشمنی کرتا ہے۔ یا جس پاپی سے ہم دشمنی کرتے ہیں لے انصاف کرنیوالے پریشور اسکے نئے علم۔ پاپی دوانی سب ناموافق اور دکھ پہنچانیوالی ہی ہوں۔ بیسیوں نہیں سینکڑوں حوالہ جات ویدوں سے دعاؤں کے متعلق نقل کئے جا سکتے ہیں۔ مگر بطور نمونہ مشتے از خروارے یہی چند منتر کافی ہونگے۔ اب دعا کا مسئلہ تو صاف ہے۔ ہاں ایڈیٹر پرکاش شاید اس پر یہ اعتراض کر سکے کہ اس سے یہ کہاں ظاہر ہے کہ ایشور نے ان دعاؤں کو قبول بھی کیا۔ تو گویا اسکا دوسرا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وید مقدس ایسی تعلیم دیتا ہے۔ جسکا نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔ سو ہمیں امید نہیں کہ ایڈیٹر پرکاش یہ راہ اختیار کرے اب ذرا آیئے صدقہ یا قربانی کیطرف یجروید ۱۴/۱۳ جو انسان وراٹ چھند کیلئے لدد جانوروں کو برہتی چھند کیلئے سانڈ کو کلوپ چھند کیلئے طاقتور بیل کو پنکتی چھند کے لئے ہل جتنے بیل کو اتی جگت چھند کے لئے دودھ دینے والی گائے کو سوکیار کرتے ہیں۔ وہ سکھ کو حاصل کرتے ہیں۔ یجر ۱۴/۱۲ موسم بسنت کیلئے تیتری موسم گرما کیلئے چڑیوں موسم برسات کیلئے تیتروں موسم سرما کیلئے بطخوں برف کے موسم کیلئے مگر نام کے جانوروں اور نکلتی سردی کیلئے بکر نام کے جانوروں کو نہایت عمدہ طریقہ سے کام میں لاویں۔ یجر ۱۴/۲۱ اپنے بچوں کو مارنیوالے شیشو مار جانوروں کو اور یگیہ کے لئے مینڈکوں کو پانی کیلئے مچھلیونکو اور مکلپ نام کے جانوروں کو سورج کیلئے مگر مچھ گھڑیال کو ورن دیوتا کے لئے کام میں لائیں۔

۱۴/۲۲ اے انسانوں جسطرح جانوروں کے گنوں کو جاننے والا منش آگ کیلئے سرعنوں کو بغیر پھول کے درختوں کیلئے الوؤں کو اگنی اور سوم کیلئے نیل کنٹھ کو سورج کیلئے سوروں کو کام میں لائیں۔

یجر ۱۴/۲۸ اے راجہ جو انسان صاحب قدرت کیلئے اور آپ کے لئے پرشست نامی ہرن کو برہسپتی کیلئے نیل گائے کو اور نوشتا کیلئے اوشٹ کو کام میں لاتا ہے۔ وہ مالا مال ہوتا ہے۔

یجر ۱۴/۲۹ جو انسان پرجا پالنے والے راجہ کیلئے پرشوں اور ہاتھیوں کو پانی کیلئے پکشی نام کے جیوؤنکو آنکھ کیلئے شکان نامی جیوؤنکو کام میں لاتا ہے۔ وہ مضبوط حسوں والا ہوتا ہے۔

یجر ۱۵/۱۲ اونچے اور تیز سنگوں والا گینڈا تمام دو دانوں کیلئے۔ کالے رنگ کا کتا بڑے کانوں والا گدھا اور سیاہ گوش سب کے سب شتروں کیلئے سور راجہ کیلئے گرگٹ اور دیگر جانور چاندار [illegible] اور پرشٹ قسم کے ہرن دو دانوں کیلئے جائے [illegible]

یہ سوامی دیانند کا ترجمہ ہے۔ اور سوامی [illegible] کے بعد بھی اسکی کوئی تاویل نہیں کر سکے صرف اتنا [illegible] ہیں۔ کہ اسپر کرن سے دیوتا پد سے اس پد کے گن [illegible] جاننے چاہیئے۔" سوامی دیانند صاحب کا یہ قول [illegible] ایک چیستان ہے۔ ہم نے بڑے بڑے سنسکرت دان [illegible] پوچھا مگر وہ کچھ جواب نہ دے سکے۔ ہاں سوامی دیانند [illegible] صفحہ ۱۱۱ پر یہ لکھکر اس چیستان کو حل کر دیتے [illegible] ہیں "قربان گاہ کے بنانے۔ سو خفتیاں قربانیاں [illegible] ذکر ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب باتیں ویدوں [illegible] میں گئی ہیں" بس بات بالکل صاف ہو گئی۔ مگر [illegible] اس پر بس نہیں ذرا اور سنئے سوامی دیانند صاحب [illegible] پرکاش مطبوعہ بنارس سمت ۱۹۷۵ اسمولاس ۱۰ ایسی [illegible] پہلے منتر میں آتا ہے۔ یگیہ میں قربان کر دینے کیلئے [illegible] اسکی تائید کیلئے برہمن گرنتھوں کا حوالہ بھی دیتے ہیں [illegible] بس نہیں ہے منوسمرتی کے پانچویں ادھیائے میں [illegible] اور صدقہ کیلئے انہیں جانوروں کا ذکر آیا ہے جسکا ذکر [illegible] ادھیائے میں کیا گیا ہے۔ پھر دیاس سنگھتا [illegible] سنگھتا یگیہ کیلئے پرندوں اور چرندوں کا مارنا [illegible] نیک اپ نشد ادھیائے ۸ برہمن ۴ منتر ۱۸ میں [illegible] جو پرش چاہے کہ میرا پتر پنڈت پرکھیات پرکلپ [illegible] بانی کا بولنے والا اور چاروں ویدوں کا عالم ہو۔ [illegible] کرنیوالا ہو۔ وہ جوان ..... اتھوا [illegible] مانس چاولوں میں پکا کر اسمیں گھی ڈالکر [illegible] کھاوے۔ پھر یجروید ۲۵/۲۱ منتر میں تو صاف [illegible] ضروری سمجھا ہے۔ پھر دیکھو یجر ۲۹/۲۹ [illegible] تعریف فوج والے وگیان یگیت سپہ سالار کیلئے [illegible] سورج کے گن والے نیچے حصوں میں سفید رنگ [illegible] دو دانوں کی سمبندھی جنگلی بکرے اور پیلے رنگ کے [illegible] والے خاکی رنگ والے اگنی دیوتا والے کیلئے کالا بکرا۔ [illegible] بھیڑ۔ اور جیل کے گنوں والا تیز رفتار والا پشو [illegible]

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ سپہ سالار کیلئے بیل اور [illegible] والے جنگلی بکروں کا کیا تعلق ہے۔ سوامی دیانند صاحب تو [illegible] کچھ نہیں دیتے۔ ہاں سپشٹ سمرتی مترجمہ پنڈت بھیم سین [illegible] پر فرماتے ہیں "اگر برہمن کھشتری یا راجہ مہمان آجائے [illegible] کیلئے بڑے ..... یا بکرے کی قربانی کرے"

اب اس پر ہمارے کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں [illegible] میں دعاؤں اور صدقہ و قربانی کا خاص ذکر ہے [illegible] الفاظ میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ اگر یہ جانور قربان [illegible]

قرآن مجید کا گجراتی زبان میں ترجمہ کرنے پر حضور نظام حیدرآباد نے

حکیم یعقوب خانصاحب کو ۳۷۵۰ روپیہ یکمشت اور ۵۰ روپیہ ماہوار کا وظیفہ تاحیات اور ۴۶۹ جلدیں اس ترجمہ کی خریدیں۔ عرصہ ہوا کہ سکھ صاحبان نے ہزارہا روپیہ خرچ کرکے قرآن مجید کا ازسرتاپا غلط ترجمہ کرکے عوام الناس میں قرآن مجید کے متعلق غلط فہمی پھیلانیکی کوشش کی درحقیقت سکھ صاحبان کیطرف سے یہ اس امر کا جواب تھا جو احمدی حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو راسخ الاعتقاد مسلمان اور ولی اللہ ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ خیر خاکسار نے قرآن مجید کا گرمکھی ترجمہ کیا جسمیں سکھ صاحبان کی غلط فہمیوں کا کماحقہ ازالہ کیا گیا۔ مگر اس کی چھپائی کیلئے ہزاروں روپیہ کی ضرورت ہے۔ اب وہ چھپے کس طرح مگر ہمارا ایمان ہے کہ جس خدا کے کلام کا ہم نے ترجمہ کیا ہے۔ وہ خدا اسکے چھپنے کی بھی کوئی سبیل پیدا کردیگا یہ الگ امر ہے۔ کہ میری شامت اعمال سے اس کے چھپنے میں تاخیر ہو جائے +

آریہ سماج کے اندر آریہ پتر کا لاہور اپنے مورخہ ۲۵ مئی کے اخبار میں لکھتا ہے۔ کہ آریہ پگڑی اُتار پالیسی

سماج کے اندر ایسے بھی بہدرپرش (بزرگ آدمی) موجود ہیں جنکے اچار بیوہار (اعلےٰ چال چلن) کے لحاظ سے اس قابل ہیں کہ انکی ہر روز پوجا کی جائے۔ لیکن پوجا یعنی پرستش کے قابل صرف ایک ہی ذات ہے کیا ہردم پرستی کا دم بھر کر بھی آریہ سماج ایک خدا کی پرستش کا دعوی کر سکتی ہے؟ ان بہدر پرشوں کا نام اگرچہ آریہ سماج کے لیڈروں کی فہرست میں دکھائی نہیں دیتا۔ اور نہ ہی عام لوگ اسکو جان سکتے ہیں کیونکہ وہ باوجود آریہ سماج کے سچے سیوک ہونیکے نہایت گمنامی کیحالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ موجودہ حالت میں جبکہ آریہ سماج کے اندر پگڑی اتار پالیسی جاری ہے اور بچہ کشی کی رسم پائی جاتی ہے۔ میدان میں آئیں" ہم نہیں کہہ سکتے کہ آریہ پتر کا اس جگہ "پگڑی اتار پالیسی اور بچہ کشی" سے کیا مراد اور آپ کا اشارہ کسطرف ہے کیا ہمعصر پرکاش اسکی تشریح کرنیکی تکلیف گوارا فرمائیگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا خلق عظیم اور پرکاش

ایڈیٹر صاحب پرکاش حضرت خلیفۃ المسیح کی بیمار پرسی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ہماری از حد خواہش ہے کہ میرزا صاحب کو جلد صحت ہو۔ ایڈیٹر پرکاش انکی زیارت کر چکا ہے۔ جس تپاک اور خوش خلقی کیساتھ وہ اسکے ساتھ پیش آئے تھے۔ اس کا اثر اسوقت تک اس کے دلپر ہے۔ اسلئے اس کو میرزا صاحب کیساتھ انکی بیماری میں پوری ہمدردی ہے" حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور جناب مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ ایڈیٹر پرکاش کی ملاقات کرانیکی خدمت خاکسار نے ہی ادا کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی جس خوش خلقی سے پیش آئے وہ تو ایڈیٹر پرکاش کی شہادت سے ظاہر ہی ہے۔ مگر جناب مولوی محمد علی صاحب جس روکھے پن اگر برا نہ مانا جائے تو بدخلقی سے پیش آئے وہ ایک مذہبی آدمی کی شان سے کوسوں دور تھا۔

خالصہ سماچار کی چھیڑ چھاڑ

پچھلے دنوں ہم نے ایک دوست کے استفسار پر حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا۔ اس پر خالصہ سماچار بہت سیخ پا ہوا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ ایڈیٹر نور کی کتابیں نہیں فروخت ہوتیں کبھی کہتا ہے کہ اخبار کی اشاعت بہت تھوڑی ہے بہلا ہم ان بچوں والی باتوں کا کیا جواب دیں۔ اخبار کی اشاعت تھوڑی ہے یا بہت میری کتابیں بکتی ہیں یا نہیں۔ ان امور کو نفس مضمون سے کیا سروکار۔ ہاں اگر باتوں سے ہی بات نکلا کرتی ہے، کا مضمون باندھنا ہے تو الگ امر ہے۔ مزا تو جب تھا۔ کہ کسی شلوک اور حوالہ پر اعتراض کیا ہوتا۔ مگر شلوک وغیرہ پر اعتراض ہی کیسے ہو خالصہ سماچار کا ایڈیٹر خوب سمجھتا ہے۔

نہ خنجر اُٹھیگی نہ تلوار انسے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

گوروکل کے فارغ التحصیل طلباء کی تعداد

آریہ پتر کا اپنے ۲۵ مئی کے اشو میں بحوالہ اخبار ترشانند لکھتا ہے کہ پران ناتھ سنیاسی گوروکل کانگڑی کا ایک مضمون پرچہ آریہ کمار لکھنؤ میں شائع ہوا ہے۔ جس میں سنیاسی جی نے ویدوں میں اتہاس سدھ کیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا ہے۔ کہ آریہ اُتر و ہر و میں رہتے تھے۔ اس لئے رگوید میں ایسی کتھا ہے۔ کہ جن میں ۶ ماہ کی رات کو دور کرنے کے لئے اگنی سے پرارتھنا کرنا لکھا ہے کئی منتروں کے حوالہ دیئے ہیں۔ دوسرے سنیاسی چندر منی کی بنائی ہوئی مہرشی پنچل اور تت کالین بھارت نامی کتاب تو بڑی مزیدار ہے۔ بدیں وجہ سنتے ہیں۔ اس سال کانگڑی کے جلسہ میں اس کی فروخت کرنے کی ممانعت کر دیگئی۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ گورکل والے ودیارتھی تیار کرکے گنگا جمنی سبھاؤ رکھنے والے ودیارتھی تیار کرکے جاتے ہیں۔ جبکہ ادرش سناتنیوں سے لیکر آج تک یہ ہی نمونے نظر آرہے ہیں۔ جو مہرشی دیانند کے منشار کے خلاف ویدوں پر کلہاڑا چلانے والے تقریباً دو کوڑی نکل چکے ہیں" + (از آریہ پتر کا)

مصنوعی گوشت

جنگ یورپ نے انسانوں کے کیسی کیسی ایجادیں کرا ڈالی ہیں اسکا ذکر وقتاً فوقتاً اخبارات میں آتا رہتا ہے۔ لیکن انسانی نقطۂ خیال سے سب سے بڑی ایجاد یہ ہوئی ہے۔ کہ جرمنی میں جانوروں کی قلت کی وجہ سے ایک جرمن کمپنی نے مصنوعی گوشت بنا ڈالا ہے۔ اس مصنوعی گوشت کا نام ملفیکس رکھا گیا ہے۔ اور اسکی فروخت کیلئے جرمن دارالخلافہ برلن میں ایک تجارتی کمپنی موسوم بہ "دی ملفیکس کمپنی لمیٹیڈ" بن گئی ہے۔ یہ مصنوعی گوشت ٹین کے ڈبوں میں فروخت ہو رہا ہے۔ اور جانوروں کے گوشت سے بہت سستا ہے +

ایڈیٹر آریہ گزٹ کا حضرت مسیح موعودؑ پر سخت حملہ

آریہ گزٹ کا مسئولہ ورایڈیٹر جو مسلمانوں کے قلوب کو مجروح کرنا ہی ایڈیٹری کا بہترین جوہر سمجھتا ہے۔ وہ اپنے ۳۰- مئی کے اشو کے صفحہ ۴ کالم ۳ میں حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کرکے یہ ہتک آمیز الفاظ لکھتا ہے۔

سازش سے جسکی آخر پنڈت* مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

اس میں صریح طور پر حضرت مسیح موعود پر سازش کا سخت ہتک آمیز اور ناقابل درگذر الزام لگایا گیا ہے۔ جو آریوں اور مسلمانوں میں بدرجہ غائت آزردگی و کشیدگی اور تنفر کا موجب ہے۔ کیا گورنمنٹ کا فرض نہیں ہے کہ وہ ایسی اشتعال انگیز تحریر کی وجہ سے آریہ گزٹ کی وارجی کو ضبط فرما کر ہمارے دلوں کو ٹھنڈا کرے۔ میں فی الحال اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ آئندہ اشو میں انشاءاللہ تعالےٰ اور وضاحت سے روشنی ڈالنے کی امید رکھتا ہوں

خطابات

بتقریب سالگرہ گورنمنٹ عالیہ نے جناب راجہ فرمانعلی خانصاحب جنرل افواج کشمیر کو سی۔ آئی۔ ای جناب خان بہادر سردار خانصاحب رئیس ڈیرہ کو نواب۔ اور جناب مولوی محمد علیخانصاحب تحصیلدار کو خان بہادر اور جناب مولوی محمد رمضان